

کلیات مرثیہ دلگیر

۳۰۱

جلد سوم

<p>۱۰۰ ایسا نیکو چرخ جانی تھی آج کل ادخل کو تو سرسبز عین حکم نظر آئے فاق نیکے تیرے صیبت کو کوئی ترے زنا بھی نہیں کوئی وطن جو بھی جانے</p>	<p>۱۰۱ وہ میان لاریب جو عین مرثیہ نہرا کی بوسہ بیان نابوسا پیر کاسیکو بھی بیکین یقین وہ پرے باہر کشتوا تو جیراں مولیٰ زینب پریشانی</p>	<p>۱۰۲ دربارین خانم کے جلالِ حق اور شام کی جاگنے کے قرب اپنے جا نخیزت کا تو مہ نہ بولنے چھپائے اسد حق شرم سے چادر نہائے</p>
<p>۱۰۳ بن تیرے مر اونس دہم نہیں کوئی چھہ زینب مالان کا تو حرم نہیں کوئی</p>	<p>۱۰۴ آفت میں گرفتار تمام اہل حرم تھے جون بید کھڑے کانٹے سرتا قدم تھے</p>	<p>۱۰۵ کس نڈھ سے کمون حالت شجاذ کہ کیا تھی زنجیر کے تھنکار سے رونے کی صدا تھی</p>
<p>۱۰۶ قوا ہوا وہ قاطع حیرم نظر آیا فالم نے اخص اور بی تربی کیا لایا طونان شریک کھنکھو زینب کی اٹھایا کتنی کھنکھو تیرے اور خود لایا</p>	<p>۱۰۷ یہ آتے ہیں وہ بیکردان کجا و دیار پہلے کھنکھو لگی جھان سے اس عابد ہیار چھوٹی چھوٹی نہیں تیرے صدمہ بولی سولیا</p>	<p>۱۰۸ یوں نے انکسبالی تھے جو وہ ظالم بزار تو اور بن بریز کیے تھے تھے سناست خون جی بر آن لعین کر تھے تیرے ہر خاموش رہیں کوئی نہ آپس میں جانے</p>
<p>۱۰۹ سہا بل حرم پہونچو جو بد بخت کے آگے صفت بانڈہ کے استادہ ہو سخت کے آگے</p>	<p>۱۱۰ غربت میں ہمیں دادے کیا کیا نظر آئے ناشام ہم آئے پہ نہ بابا نظر آئے</p>	<p>۱۱۱ آسنو کھی آنکھوں میں جو ہون لگی تھی اعداد کی طرف دیکھتے کسہ چرائی تھی</p>
<p>۱۱۲ یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی</p>	<p>۱۱۳ یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی</p>	<p>۱۱۴ یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی یوں کہنے لگا دیکھ کہ اے کیا کی</p>
<p>۱۱۵ کو آج گرفتار دم و رخ و من ہو فرزند چمیر کی یہی پیاری ہیں ہر</p>	<p>۱۱۶ جو اور تم جیسے جو وہ صبر سے سہنا وہ سخت کے جاکو تو سخت نہ کہنا</p>	<p>۱۱۷ آیا جو کل نظر آس اہل حرم کا میں کیا کون جو حال ہو اہل حرم کا</p>

<p>۱۔ کئے لگا کر اشارہ سوسے کھنڈ اور دوسری شہر کی یہ خواہش ہو اسکو بھی بہت چاہئے سورہ مدظلوم یہ اسکی عین رسیستہ عین ہوتی ہو</p>	<p>۲۔ رونا جو اسکو نہ کون جو نہ زخم ناوین کھنڈ جو اسکو نہ کون جو نہ زخم ناوین کھنڈ جو اسکو نہ کون جو نہ زخم ناوین</p>	<p>۳۔ رونا کو اسکو نہ کون جو نہ زخم ناوین کھنڈ جو اسکو نہ کون جو نہ زخم ناوین کھنڈ جو اسکو نہ کون جو نہ زخم ناوین</p>
<p>اور یہ جسے طاقت یقین رونے سے سخن کی قائم کبریہ والدہ زود ہر سخن کی</p>	<p>فریاد سکینہ جو کون کھلے سر سے یہ سخن نہایت ہی یہ دوری پور سے</p>	<p>اسبات کو این چھوٹے ہرے جلتے تار سے یہ اذن نہ آتے تھے ملا یکاد پر ہمارے</p>
<p>۴۔ ان سب کو کھانا بیان کیا کون اسکی دانشگر مری لیا جو خدو نہ عالم کوئی پیاری ہو جسکی کوئی نیر کی ہون یہ بین اگر لیا لیا جو ثانی ہون</p>	<p>۵۔ کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین</p>	<p>۶۔ کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین</p>
<p>اور خاک سے آوہ جو سب کا سرور ہو نہ ہر کی کوئی بیٹی ہو اور کوئی ہو</p>	<p>کیون کل نہیں اپنی دکھائی ہو سکینہ کیون ہاتھ نہیں منہ سے آٹھائی ہو سکینہ</p>	<p>کوئی بولا کہ بیٹی ہو کس عالی نسب کی اور ہوتی ہو یہ فخر فصیحان ہر کی</p>
<p>۷۔ کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین</p>	<p>۸۔ کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین</p>	<p>۹۔ کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین کون کھنڈ کر اسکو نہ زخم ناوین</p>
<p>۱۰۔ کھنڈ سے ہنڈی اسکی مسلسل کی لڑی ہو اور چھوٹے ہاتھوں سے وہ ہنڈ چاہئے کھنڈی ہو</p>	<p>۱۱۔ اس مگر میں پر وہ کھنڈ کا بیسور ورا ہو پانوں سے کھنڈ بیسور ورا ہو</p>	<p>۱۲۔ کھنڈ سے ہنڈی اسکی مسلسل کی لڑی ہو اور چھوٹے ہاتھوں سے وہ ہنڈ چاہئے کھنڈی ہو</p>

<p>جانی بزرگون دہ عالم تو کیا تجا کی جانب کیا تباہی اٹھار تکارت سے لوجا پی سنگھنے دو بار جن سنا تھا شبیر کا بیٹا کیا بار</p>	<p>ماہیت کہا کچھ تھی آتی نہیں غرت شبیر کی خاطر نہیں کیا پتہ غارت ناامدی والہ قانون تباہت اس بنا پر جلاکون سزاوار است</p>	<p>اس وقت تو دنیا گویا ہی مری جا یہ فوج آلودہ سر سبک تھی جا خونخیز زبان سوکھی جو پہنچ گئی جا کئی لاکھ چھاپا بددیوباری تو ہی جا</p>
<p>یہ سنتے ہی با فونے زمین اسکو سنتے تری آنکھوں کے تلے پھر گئی قصو بر پسری</p>	<p>دعا سے امانت سے بابا لاکھا تھا شبیر حقیقت میں امام دوسرا تھا</p>	<p>سستی تھی سفر کو پہن ہمارے گئے بابا خالق نہ کرے کیا ہمارے مارے گئے بابا</p>
<p>تکبیر نے بد روئے کے سنگ کو سنایا یہ عابد جاہر ہی بان قد میں آیا دیکھتے ہوئے اس کو کوئے کو کھلایا کھڑا اعلیٰ کبر کا مجھے یاد دلایا</p>	<p>اگر کھنٹت میں شمشیر کا ابھو نظر نادان تکبیر نے پھولی کے کھارے کر اگر کسی پہنچو لی جان میں غارت تھی پہر ہی سنا ہے یہ سب طبع تھی</p>	<p>زیب نے بد روئے کے کما اور فی جانیا یہ پردہ ہو اجیت دراز زانی کیونکہ کہ چشم آراں کنگشانی تھی ترسے نقد دین معیبت افغانی</p>
<p>دو دوسرا فرزند حسین ابن علی تھا بار لکھا جو زمین وہ ہمیشگی بنی تھا</p>	<p>تلاؤ یہ کسا سر پر نور و ضیا ہو جو سار کی نظر و سنتے مجھے دیکھ رہا ہو</p>	<p>یہ چہرہ پر نور جو سب خون میں تری تو دنی تھی جسکو اسی محو کار سہی</p>
<p>ماہیت کا مطلب ہو لگا کتے و فزار جا بھارت سے باب نے اسی ماہی بار کھلا جو دنیا میں الم اور زوار ہو چکا پاسر آوے افسانہ کیا</p>	<p>یہ تھی ہی شمشیر کے پریشان ایسے ہی کرباب کے بھی تھے پریشان پیشانی پر نور اسی طور ہی تابان خسار یہ تھا اعلیٰ مغرب ہی خوان</p>	<p>یہ سنگے اے فوجی محبت کا جو آیا تب دور کے سر پہ لیں کیسے بٹھایا یہ لیکے بلین اے جھلنے کے لایا ہو چکا ابو چھپکے کر کے میں چھپایا</p>
<p>قیدی تھے زینب کو پہلے بال سجو کھا صد شکر کہ میں نے تھے اس حال سے دیکھا</p>	<p>ہر دل کو یقین یہ مر با با ہی کا سہی کہ تاجو مری سمت محبت سے نظروں ہی</p>	<p>ہوئی یہ بعد نالہ و افغان سکینے اس چاندی تصویر کے تران سکینے</p>

<p>۱۲۱</p> <p>ظلم تو ذرا بیری منجی ہونے کے کہ ہم مری کی بی بی چوڑے سن پو ہر دن میں نظر آیا اور کب جو مری کچھ سے کب بوا بے بے سے دو دم</p>	<p>۱۲۲</p> <p>نہ ہوا کبھی نہ شب بوجہ کو آسمان کو نہ آسمان سے بار سے دیکھا میں کب کبوں اجازت نام دوسرا ہوں بریں نکل سم لہجہ بے ہوسرا</p>	<p>۱۲۳</p> <p>اختلاف تو نہ تھا کبھی نہ جی نہ جھانی سے کبھی نہ کھلا نہ جی نہ مجھ سے کسی کو کھلا نہ جی نہ دیکھی ہوئی جی کو نہ نہ نہ جی نہ</p>
<p>چھینکا جو سر جیسے گرفتار مری سے ساتھ اسکے مری جان بجا دی تہ سے</p>	<p>۱۲۴</p> <p>اجازت نہ جو عدین کو نظر آیا چھینے کو یا نہ کھلے نہ کھلا سہا پہ کا کرتے میں کبھی نہ جھایا نچے سے آٹھا پھر چڑا کر نہ کھلا</p>	<p>۱۲۵</p> <p>بچھینے نہ کھلے ہر اک کان دکھان باجک نہ نہ آسا اگر سیاں کھلا نہ بولیا نہ نہ سر سیاں دکھان بانی ہر اک زلف پریشان کھلا نہ</p>
<p>۱۲۶</p> <p>اڑھیا کہ وہی اٹھ ڈھیلے تھان مری سے کیسی تھی نہ دکھائی عالم کی طبیعت نزار مری تان نہ لیا دوتی ہی وہ سماں کا جانی</p>	<p>۱۲۷</p> <p>در روح پیر سے یہ کیا کرتا ہر ظالم کیوں مہی کو با با سے جد کرتا ہر ظالم</p>	<p>۱۲۸</p> <p>چھانی کی عوض خاک پھٹلا گئے جگمگ کیوں آٹھا ہلایا تاکہ ہر کا گئے جگمگ</p>
<p>۱۲۹</p> <p>بہا کی جاتی سٹھاپہ ہونو تھی آیا و عورت شاہنشاہ در تری تھی آیا یہ نہیں جی پھر بھی چھانی سے نکلا ایندینا چھ جال بھج اس کو کھلا</p>	<p>۱۳۰</p> <p>چھانی یہ سٹھان کی جو ڈال جی آیا اب نہ بچھے جا کی اتنی نہیں اصلا بسکان اٹھا دیا کہ نہ کون کر لیا نہ نہ ہوں غنار کمان پانویا</p>	<p>۱۳۱</p> <p>اٹھتا ہے خبر ایک کے بہا نہ پوچھی ہر اس تو کہ نہ جی مری بات نہ پوچھی</p>
<p>دلیکیر مرا تا جواب منہ کو کلیسیا بھو قید یوں کو خانہ زندان میں بھیسیا</p>	<p>کچھ حال دل نزار سٹھانے دے جگمگ نہ ہا کلا چھانی سے نکالے نہ دیکھا</p>	<p>۱۳۲</p>